

از عدالتِ عظمیٰ

شریمتی دیو کا بانی

بنام
ہتم

تاریخ فیصلہ: 27 جولائی، 1993

[مدن موہن پنچھی اور یوگسٹورڈے ال، جسٹس صاحبان]

سپیشل ریلیف ایکٹ، 1963 غیر منقولہ جائیداد فروخت کرنے کا معاہدہ۔ معاہدے کی شرائط کے تحت فروخت نامہ اس وقت نافذ العمل ہوگا جب مجاز اتھارٹی سے اجازت حاصل کر لی جائے اور فروخت کنندہ کو موزوں متبادل رہائش فراہم کر دی جائے۔ متبادل رہائش حاصل کرنے میں دشواری کا اثر۔ نظریہ ناکامی معاہدہ۔ آیا قابل اطلاق ہو۔ آیا بیچنے والا فروخت کو متاثر کر کے جائیداد سے الگ ہونے کا پابند ہوا اعمال اور دستاویزات کی تشریح۔ دستاویز کی شرائط۔ مکمل طور پر پڑھنا۔ الگ تھلگ ایک اصطلاح نکالنا۔ اسے سیاق و سباق سے ہٹ کر مفہوم دینا غلط تعبیر (تشریح) کا سبب بن سکتا ہے۔

جنوری 1979 میں، اپیل کنندہ نے مدعا علیہ کے ساتھ اپنے گھر کے ایک حصے کی فروخت کے لیے معاہدہ کیا، معاہدے کی اہم شرائط یہ تھیں کہ اپیل کنندہ کو مجاز اتھارٹی سے فروخت کی ضروری اجازت مل جائے گی اور اس کے بعد جب اسے کوئی دوسرا مناسب مکان ملے گا، تو وہ مدعا علیہ کے نام پر بیعہ نامہ رجسٹر کروائے گی۔ اس کے مطابق اپیل کنندہ نے مئی 1979 میں مجاز اتھارٹی سے اجازت حاصل کی۔ 9.7.1979 پر، مدعا علیہ نے اپیل کنندہ کو ایک نوٹس بھیجا جس میں اسے اسی دن اس کے حق میں بیعہ نامہ رجسٹر کرنے اور مذکورہ مقصد کے لیے رجسٹرار کے دفتر میں موجود رہنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ چونکہ اپیل کنندہ ایسا کرنے میں ناکام رہا، اس لیے مدعا علیہ نے خصوصی تکمیل کے لیے دعویٰ دائر کیا۔ مدعا علیہ کا متبادل دعویٰ سود کے ساتھ 5000 روپے کی بقایا زر بیعہ واپسی کا تھا۔ ٹرائل کورٹ نے فیصلہ دیا کہ مدعا علیہ خصوصی تکمیل کی راحت کا حقدار ہے۔

اپیل پر، عدالت عالیہ کے سنگل بیج نے خصوصی تکمیل کے دعوے کو ڈگری شدہ کر دیا لیکن سالانہ 8 فیصد سود کے ساتھ 5000 روپے کی واپسی کے دعویٰ منظور کر لیا۔ مزید اپیل پر، عدالت عالیہ کے ڈویژن بیج نے خصوصی تکمیل کے لیے دعویٰ ڈگری شدہ کر لیا۔ تاہم، اس نے سنگل بیج کے اس خیال کی تصدیق کی کہ اپیل کنندہ کو ایک اور مناسب مکان حاصل کرنے سے متعلق معاہدے کی مدت فروخت پر عمل درآمد کی سابقہ شرط نہیں تھی۔ مذکورہ فیصلے سے ناراض ہو کر، اپیل کنندہ نے موجودہ اپیل کو ترجیح دی، جو معاہدے میں مذکورہ اصطلاح کی تشریح تک محدود ہے۔

فریق مخالف کی جانب سے مؤقف اختیار کیا گیا کہ خواہ ناکامی معاہدہ کی جو بھی مبینہ وجہ ہو، صرف اس بنیاد پر کہ معاہدے کی تکمیل مشکل یا بھاری ثابت ہوئی ہے، معاہدہ نظریہ کے تحت کالعدم قرار نہیں دیا جاسکتا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. یہ اچھی طرح طے شدہ ہے کہ کسی دستاویز کی شرائط کو مجموعی طور پر پڑھنا پڑتا ہے۔ کسی اصطلاح کو الگ تھلگ رکھنا اور اسے سیاق و سباق سے ہٹ کر مفہوم دینا غلط تعبیر (تشریح) کا سبب بن سکتا ہے جس کی وجہ سے ناانصاف ہو سکتا ہے۔

2. فوری صورت میں یہ واضح ہے کہ فریقین نے اپیل کنندہ کی ایک اور مناسب مکان کی ضرورت کو سراہا اور تسلیم کیا تھا اور یہ کہ اگر مناسب وقت کے اندر مناسب مکان دستیاب نہ ہو تو مکان کی منتقلی میں اس لحاظ سے دشواری پیدا ہو سکتی ہے۔ اس طرح کی ایک اہم اصطلاح، خاص طور پر شامل، ایک مثبت حفاظتی معنی رکھتی تھی۔

3. جب فریقین کو وہی کچھ انجام دینا ہو جو معاہدے کے تحت ان پر لازم تھا، تو ایسی صورت میں نظریہ ناکامی معاہدہ لاگو نہیں ہوتا۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو، مجاز اتھارٹی کی طرف سے دی گئی اجازت کے قریب مدعا علیہ اپیل گزار کو بیچہ نامہ پر عمل درآمد کے لیے بے شرمی سے نشانہ نہیں بنا سکتا تھا، یہ اچھی طرح جانتے ہوئے کہ اسے ایک اور مناسب رہائش حاصل عمل درآمد کی ضرورت ہے، اس وجہ سے اس کی مشکل کو نظر انداز کرتے ہوئے۔ مدعا علیہ کا ایسا طرز عمل انتہائی قابل اعتراض اور غیر معقول تھا، جس کی وجہ سے وہ زیر بحث مکان کی فروخت کے لیے خصوصی تکمیل سے راحت حاصل کرنے کے لیے نااہل ہو گیا۔ صورت حال میں مدعا علیہ، اپیل کنندہ سے براہ راست معاہدہ کو

خاص طور پر انجام دینے کے لیے نہیں کہہ سکتا تھا جب تک کہ وہ ابتدائی طور پر اپیل کنندہ کو مناسب وقت کے اندر ایک اور مناسب رہائش تلاش کرنے اور حاصل کرنے کے لیے نوٹس نہ دے جس کے اندر وہ معقول طور پر دستیاب ہو۔ اس طرح کا نوٹس واضح طور پر مجاز اتھارٹی کی طرف سے مکان فروخت کرنے کی اجازت دینے کے بعد ہی دیا جاسکتا تھا، کیونکہ اجازت نہ ملنے کی صورت میں کسی اور مناسب رہائش کی تلاش غیر ضروری ہو جاتی۔

4. حقائق اور حالات میں، پہلے جن دو شرائط کا حوالہ دیا گیا تھا ان میں ایک اہم ہنگامی صورتحال تھی، یعنی اپیل کنندہ کو فروخت کا معاہدہ خاص طور پر انجام دینے کے لیے کہنے سے پہلے مناسب رہائش ملنا اور پیدا ہونے والی حقیقی دشواری کی صورت میں سود کے ساتھ بقایا زر بیعانہ کرنے کا انتخاب کرنا۔ اس طرح، اپیل کنندہ مدعا علیہ کے حق میں فروخت کر کے اپنی جائیداد کو تقسیم کرنے کا پابند نہیں ہو سکتا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4249، سال 1986۔

ایل پی اے نمبر 169، سال 1983 میں بمبئی عدالت عالیہ کے مورخہ 29.7.1986 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے راجیو بی مسودہ کر اور آر پی وادھوانی۔

جواب دہندہ کے لیے ایس بی وڈ، مس جے ایس وڈ اور منوج وڈ۔

عدالت کا فیصلہ پیچھی، جسٹس نے سنایا۔

یہ اپیل 29 جولائی 1986 کے فیصلے اور ڈگری کے خلاف ہدایت کی گئی ہے جو بمبئی عدالت عالیہ کے ناگپور بنچ کے ڈویژن بنچ نے لیٹر پیٹنٹ اپیل نمبر 69، سال 1983 میں منظور کی تھی جو پہلی اپیل نمبر 125، سال 1982 میں پیدا ہوئی تھی۔

یہاں اپیل کنندہ دیو کا بانی ایک عمر رسیدہ بیوہ ہے جو اپنی بیٹی اور پوتے پوتیوں کے ساتھ گھر کے ایک حصے میں رہتی ہے۔ 18.1.79 پر اس نے مدعا علیہ اتم کے ساتھ اپنے قبضے میں موجود گھر کے اس حصے کو فروخت کرنے اقرار نامہ کیا۔ فروخت کی کل رقم 48,000 روپے مقرر کی گئی تھی جس میں سے 5,000 روپے اسے بقایا زر بیعانہ طور پر ادا کیے گئے تھے۔ فروخت کے معاہدے کو تحریری

کر دیا گیا۔ اس میں مندرجہ ذیل اثر کے لیے ایک اہم اصطلاح موجود تھی (جیسا کہ ہم نے ترجمہ کیا ہے، اصل ہندی میں ہے):-

"آپ کے نام پر اس گھر کے بیعہ نامہ کے اندراج سے پہلے مجاز اتھارٹی ناگپور کی اجازت ضروری ہے۔ اس لیے میں اجازت حاصل کرنے کے لیے فوری طور پر اقدامات کروں گا۔ مجاز اتھارٹی سے اجازت حاصل کرنے کی تاریخ کے بعد، جب مجھے دوسرا مناسب مکان ملے گا تو میں اس گھر کا بیعہ نامہ آپ کے نام سے رجسٹر کر اؤں گا۔"

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ 19.1.79 پر، معاہدے پر بیعہ نامہ کے اگلے دن، اس نے جینتی لال شاہ کے ساتھ گھر کے دوسرے حصے سے متعلق فروخت کا ایک اور معاہدہ کیا اور بعد میں اس کے حق میں رجسٹرڈ بیعہ نامہ پر کیا۔ جہاں تک فروخت کے موجودہ معاہدے کا تعلق ہے، اس نے 3 مارچ 1979 کو مجاز اتھارٹی، ناگپور کو ضروری اجازت کے لیے درخواست دینے کا قدم اٹھایا۔ گھر فروخت کرنے کی مطلوبہ اجازت انہیں مئی 1979 کے مہینے میں دی گئی تھی۔ 9.7.79 پر، مدعا علیہ کی طرف سے اپیل گزار کو ایک نوٹس بھیجا گیا تھا جس میں اسے بیعہ نامہ پر کرنے اور 9.7.1979 پر اس کے حق میں رجسٹر کرنے اور صبح 11 بجے رجسٹرار کے دفتر میں موجود رہنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ چونکہ اپیل کنندہ مقررہ وقت اور جگہ پر حاضر ہونے میں ناکام رہا اور مدعا علیہ نے مہینہ طور پر اسٹامپ پیپرز کی خریداری اور رقم کے ڈرافٹ کی خریداری جیسے بیعہ نامہ کی تکمیل کے لیے تمام ضروری اقدامات کیے تھے، اس لیے اس نے 26 جولائی 1979 کو خصوصی تکمیل کے لیے دعویٰ دائر کیا۔ مدعا علیہ نے پہلے خصوصی تکمیل اور تنازعہ جائیداد کے قبضے کے لیے ڈگری کی درخواست کی، لیکن متبادل طور پر خصوصی تکمیل کی اجازت نہ ہونے کی صورت میں سود کے ساتھ 5,000 روپے کی بقایا زر بیعہ نامہ واپسی کا دعویٰ کیا۔

ٹرائل کورٹ کے سامنے جو اہم نکتہ زیر غور آیا وہ یہ تھا کہ آیا مناسب مکان حاصل کرنے کے لیے پہلے سے ترجمہ کی گئی اصطلاح تکمیل پر ایک شرط تھی جو فروخت کے ذریعے جائیداد کو تقسیم کرنے کی ہنگامی صورت حال کا تعین کرتی ہے۔ ٹرائل کورٹ نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ مدعا علیہ خصوصی تکمیل کی راحت کا حقدار ہے۔ پہلی اپیل نمبر 125، سال 1982 جسے اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ کے سامنے پیش کیا تھا، 26 اکتوبر 1983 کو ایک فاضل سنگل جج نے خصوصی تکمیل کے دعوے کو

مسترد کرتے ہوئے، لیکن 8 فیصد سالانہ کی شرح پر سود کے ساتھ 5000 روپے کی واپسی کے لیے متبادل طور پر دعویٰ درج کرنے کی اجازت دی۔ نالاں ہونے کی وجہ سے مدعا علیہ نے عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے سامنے لیٹرز پیٹنٹ اپیل دائر کی جس کے نتیجے میں خصوصی تکمیل کے لیے دعویٰ درج کیا گیا۔ جس بنیاد پر واحد جج نے اپیل کنندہ کی پہلی اپیل کی اجازت دی ہے وہ بنیادی طور پر رحم دل تھی، جیسے کہ اپیل کنندہ بیوہ ہونے کی وجہ سے، اس کے 45 سالہ بیٹے کا حالیہ ماضی میں انتقال ہو گیا تھا اور وہ اپنی بیٹی اور پوتے پوتیوں کے ساتھ اس گھر میں رہ رہی تھی جو اس کی واحد جائیداد تھی۔ فاضل سنگل جج اپیل کنندہ سے متفق نہیں تھا کہ معاہدے کی پہلے سے نکالی گئی مدت ایک ہنگامی صورتحال کا باعث ہے۔ لیٹرز پیٹنٹ بنچ نے فاضل سنگل جج کے فیصلے اور ڈگری کو اس بنیاد پر پریشان کیا کہ یہ ہمدردی پر مبنی تھا کہ قانونی بنیادوں پر، لیکن بصورت دیگر فاضل سنگل جج کے اس خیال کی تصدیق کی کہ جس اصطلاح کا پہلے حوالہ دیا گیا تھا اس میں کوئی ایسی شرط نہیں تھی جس کی تکمیل کی ضرورت ہو جس سے پہلے اپیل کنندہ کو فروخت عمل درآمد درآمد کرنا ضروری تھا۔ ہمارے سامنے اپیل مذکورہ اصطلاح کی تشریح تک محدود ہے۔

یہ اچھی طرح طے شدہ ہے کہ کسی دستاویز کی شرائط، موجودہ کی طرح، مجموعی طور پر پڑھنی ہوں گی۔ جیسا کہ دستاویز کا ترجمہ کیا گیا ہے، اگرچہ بعض جگہوں پر غلط طور پر، سپر بک کے صفحات 45 سے 47 پر موجود ہے۔ کسی اصطلاح کو الگ تھلگ رکھنا اور اسے سیاق و سباق سے پھٹا ہوا معنی دینا غلط تشریح کا باعث بن سکتا ہے جس کی وجہ سے ناانصاف ہو سکتا ہے۔ پہلے سے نکالی گئی اصطلاح کے بعد ایک اصطلاح آتی ہے جو تعمیر کو کچھ رنگ دے سکتی ہے۔ یہ ہے (ہم نے ہندی سے ترجمہ کیا ہے):-

"اس گھر کے بیچہ نامہ کے اندراج کی پوری لاگت آپ برداشت کریں گے۔ اگر آپ کے نام پر اس گھر کے بیچہ نامہ کو رجسٹر کروانے میں کوئی پیچیدگی یا دشواری ہو یا اگر میرے لیے آپ کے نام پر اس گھر کے بیچہ نامہ کو رجسٹر کرنا قانونی طور پر ناممکن ہو جائے تو میں آپ کو سود کے ساتھ 5,000 روپے کی یہ رقم واپس کر دوں گا۔ میں اس کے لیے کوئی بہانہ پیش نہیں کروں گا۔"

اس اصطلاح میں تین حالات کا تصور کیا گیا ہے، جو فروخت کو روک سکتے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ مشتری کے نام پر مکان کے بیچہ نامہ کو رجسٹر کروانے میں کوئی پیچیدگی ہو سکتی ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ مشتری کے نام پر گھر کا بیچہ نامہ رجسٹر کروانے میں دشواری ہو سکتی ہے۔ تیسرا تصور یہ ہے کہ بیچہ نامہ

رجسٹرڈ کرنا قانونی طور پر ناممکن ہو سکتا ہے۔ مکان کی بیعہ نامہ کو رجسٹرڈ کروانے میں دشواری ظاہری طور پر واضح تھی کیونکہ اپیل کنندہ سے کہا گیا تھا کہ وہ بیعہ نامہ کو ایسے وقت پر انجام دے جب اس نے کوئی اور مناسب رہائش حاصل نہیں کی تھی، مدعا علیہ نے اس کی اور اس کے کنبہ کی رہائش کے لیے ایک اور مناسب مکان حاصل عمل درآمد کی ضرورت کو نظر انداز کر دیا تھا۔ اس طرح کی ایک اہم اصطلاح، خاص طور پر شامل، دستاویز کو بڑھاوا دینے کے لیے محض کھر در نہیں تھی۔ اس کا ایک مثبت حفاظتی معنی تھا۔ یہ خالی الفاظ نہیں تھے۔ ان حالات میں مدعا علیہ کا طرز عمل اس کے قبول ہونے سے پہلے جانچنے کے لیے مواد بن جاتا ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ مکان فروخت کرنے کی اجازت اپیل گزار کو مئی 1979 کے مہینے میں دی گئی تھی۔ چند ہفتوں کے اندر، جلدی سے اپیل کنندہ کو ایک نوٹس جاری کیا گیا جس کی تاریخ 9.7.79 تھی جس میں اسے دوسرے گھر کی ضرورت کو مکمل طور پر نظر انداز کرتے ہوئے بیعہ نامہ پر عمل درآمد کی ضرورت تھی، جب وہ اسے یہ بتانے میں ناکام رہی کہ اسے مناسب وقت کے اندر مناسب مکان تلاش عمل درآمد اور حاصل عمل درآمد کی ضرورت ہے۔ مدعا علیہ اس کی تشویش اور آمادگی کو ظاہر کرتے ہوئے اسے اس طرح کا راستہ تجویز کر سکتا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ اسے دس دن بعد یعنی 19.7.79 پر سیلز ڈیڈ عمل درآمد کے لیے رجسٹرار کے دفتر آنا پڑا۔ چونکہ مدعا علیہ کو اپیل کنندہ سے مکان تلاش کرنے کی ضرورت نہیں تھی، اس لیے اس نے صحیح تاریخ کے اپنے جواب 9.7.79 میں خود جواب دہندہ سے دوسرا مناسب مکان حاصل کرنے کے لیے وقت طلب کرنے کا پابند محسوس نہیں کیا۔ اس نے خصوصی تکمیل کے لیے مدعا علیہ کے دعوے کی مزاحمت کرنے کے لیے دوسری صورت میں صحیح طریقے سے کوشش کی۔ اس کے بعد مدعا علیہ کی طرف سے 26.7.79 پر دعویٰ دائر کیا گیا۔ لہذا، مئی سے جولائی 1979 تک تمام واقعات جلد بازی میں ہوئے۔ اس صورت حال میں، اپیل کنندہ کو مناسب وقت کے اندر کسی دوسرے مناسب گھر کی تلاش نہ کرنے میں کسی قسم کی لاپرواہی کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔ اس کے ساتھ ہی، اس بات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ ناگپور ایک آبادی والا شہر ہے، جہاں پٹہ پر قابو پانے کا قانون سازی نافذ تھا، محض پوچھنے پر لیز کی خریداری سے رہائش آسانی سے حاصل نہیں کی جاسکتی تھی اور عام طور پر اس میں کچھ وقت لگنے کی توقع کی جاتی تھی، جس کے بارے میں معاہدے کے فریقین کو لازمی طور پر آگاہ ہونا چاہیے تھا۔ یہ اس تناظر میں ہے کہ جن دو اصطلاحات کا پہلے حوالہ دیا گیا تھا انہیں ایک ساتھ پڑھنے اور ان کی تشریح کرنے کی ضرورت تھی کیونکہ جہاں تک فروخت کے ذریعے گھر کی منتقلی کا تعلق ہے،

ان کا ایک مناسب معنی ہے۔ یہ واضح ہے کہ فریقین نے اپیل کنندہ کی ایک زائد مناسب مکان کی ضرورت کو سراہا زائد تسلیم کیا تھا زائد یہ کہ اگر مناسب وقت کے اندر مناسب مکان دستیاب نہ ہو سکے تو مکان کی منتقلی میں اس لحاظ سے دشواری پیدا ہو سکتی ہے۔ اس صورت حال میں یہ شرط رکھی گئی تھی کہ 5,000 روپے کی رقم جو بقایا زر بیعانہ طور پر ادا کی جائے گی وہ سود کے ساتھ واپس کر دی جائے گی۔

جواب دہندہ کی طرف سے پیش ہونے والے قابل وکیل، مسٹر جے ایس وڈ، انگلینڈ کے ہالسبری کے قوانین کے چوتھے ایڈیشن کے پیرا گراف 455، جلد 9 پر بھروسہ کرتے ہوئے، دعویٰ کیا کہ ناکامی معاہدہ کی مبینہ وجہ جو بھی ہو، اس نظریے کے تحت معاہدہ نہیں کیا جاتا ہے جب معاہدہ بننا محض کارکردگی کا مظاہرہ کرنے میں دشواری کی وجہ سے مشکل ہوتا ہے۔ ہم شاید ہی اس اصول کا اطلاق موجودہ حقائق پر دیکھ سکتے ہیں۔ یہاں اس طرح کی کوئی ناکامی معاہدہ شامل نہیں ہے جب فریقین کو یہ مشاہدہ کرنے کے لیے رکھا جاتا ہے کہ معاہدے کے تحت ان کی کیا ضرورت تھی۔ سیاق و سباق میں دیکھا جائے تو، مئی 1979 میں دی گئی اجازت کے قریب، مدعا علیہ اپیل کنندہ کو بیعہ نامہ پر عمل درآمد کے لیے بے شرمی سے کیسے روک سکتا ہے، یہ اچھی طرح جانتے ہوئے کہ اس وجہ سے اس کی مشکل کو نظر انداز کرتے ہوئے اسے ایک اور مناسب رہائش حاصل عمل درآمد کی ضرورت ہے۔ مدعا علیہ کا ایسا طرز عمل، جیسا کہ ہمیں لگتا ہے، اس معاملے کے مخصوص حقائق اور حالات میں، انتہائی قابل اعتراض اور غیر معقول تھا، جس کی وجہ سے وہ زیر بحث مکان کی فروخت کے لیے خصوصی تکمیل سے راحت حاصل کرنے کے لیے نااہل تھا۔ مدعا علیہ، اس صورت حال میں، اپیل کنندہ سے براہ راست معاہدہ کو خاص طور پر انجام دینے کے لیے نہیں کہہ سکتا تھا جب تک کہ وہ ابتدائی طور پر اپیل کنندہ کو مناسب وقت کے اندر ایک اور مناسب رہائش تلاش کرنے اور حاصل کرنے کے لیے نوٹس نہ دے جس کے اندر اگر معقول طور پر ناگپور شہر میں دستیاب ہو سکتا ہے۔ اس طرح کا نوٹس واضح طور پر مجاز تھا، ناگپور کی طرف سے فروخت کی اجازت دینے کے بعد ہی دیا جاسکتا تھا، کیونکہ اجازت نہ ملنے کی صورت میں کسی اور مناسب رہائش کی تلاش غیر ضروری ہو جاتی۔ اس طرح، ہمارا خیال ہے کہ حقائق اور حالات میں، دونوں کو پہلے اہم ہنگامی حالات کا سامنا کرنا پڑا، یعنی اپیل کنندہ کو مناسب رہائش ملنا اس سے پہلے کہ اسے خاص طور پر فروخت کا معاہدہ انجام دینے کے لیے کہا جاسکے اور سود کے ساتھ بقایا زر بیعانہ کرنے کا انتخاب کرنے میں حقیقی دشواری پیدا ہونے کی صورت میں۔ وہ، حقائق کے موجودہ سیٹ میں، فروخت کر کے اپنی جائیداد کو تقسیم کرنے کا پابند نہیں ہو سکتی۔

نتیجتاً، اس اپیل کی اجازت دی جاتی ہے۔ لیٹرز بیچ کے فیصلے اور ڈگری کو کالعدم کر دیا جاتا ہے اور فاضل سنگل جج کے مقدمے کو بحال کر دیا جاتا ہے، دعویٰ علیہ کے مقدمے کو متبادل طور پر 5000 روپے کی واپسی کی منظوری کے ساتھ 8 فیصد کی شرح پر سود کے ساتھ ادائیگی یا وصولی تک 18.1.79 سے حساب کیا جاتا ہے۔ ان حالات میں اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیل منظور کی گئی۔